کا تذکرہ ہے۔ جو آپ کو حضرت میاں میر سید لعل ننگرہاری ابن حضرت سید حبیب علیہ الرحمۃ سے حاصل ہوئی ہیں۔ اور رسالہ ۶ میں ان علوم اور معارف کا تذکرہ ہے۔ جو آپ کو حضرت مولانا میاں حافظ اللہ یار لاہوری علیہ الرحمۃ سے حاصل ہوئے تھے۔ اس رسالہ میں شریعت، طریقت، اور حقیقت تینوں کے موضوع پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اور یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔ فصل اول دربیان اذکار و وظائف۔ فصل دوئم دربیان نفی و اثبات۔ فصل سوئم دربیان تنزیہات فصل چہارم دربیان فیوضات۔ فصل پنجم دربیان سفرذات و مراتب سیر طریقت۔

آپ کی تالیفات کے اس مختصر تعارف سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو علوم ظاہری اور باطنی میں بلند مرتبہ حاصل تھا۔ اور آپ نے اپنی تالیفات کے ذریعہ اپنے فیوضات کے سلسلہ کو زندگی دوام بخشی ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ کوئٹہ ڈویژن کے نامور قبیلہ ترین کے قبائلی سردار آپ کے مزار مبارک کے مجاور ہیں۔ اور مجاور ہونے کی یہ خدمت اپنے لئے موجب خیر و برکت سمجھتے ہیں۔ کوئٹہ ڈویژن اور قبیلہ ترین کا نامور قبائلی سردار جناب حاجی سورت خان ترین نے سینتیس ہزار روپیہ (۳۷۰۰۰) کی لاگت سے حضرت میاں عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کا مزار مبارک تعمیر کیا ہے۔ اور گذشتہ ۴۳ سال سے اس مبارک خانقاہ کے لنگر خانہ کا تمام سالانہ خرچ یعنی بارہ سو بوری گندم اور مبلغ بارہ سو روپیہ نقد کے اخراجات بھی برداشت کر رہے ہیں۔ اور اس اعتبار سے حضرت میاں عبدالحکیم کاکڑ علیہ الرحمۃ نقشبندی مجددی کو ترین قبیلہ کے خصوصی پیشوا کی حیثیت حاصل ہے۔ جبکہ آپ کے فیوضات کا دائرہ پورے پاکستان کیلئے بھی عام ہے۔

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے
ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے
پستول مارکہ آٹا
پسند فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے
ہمیشہ پستول مارکہ آٹا استعمال کیجئے جسے آپ بہتر پائیں گے
نوشہرہ فلور ملز جی ٹی روڈ نوشہرہ
فون نمبر 126

جناب حکیم محمد سعید صاحب
(ہمدرد)

ہمدرد قوم کے نکاتِ عشرہ

امداد بیرونی اور غیروں کی دست نگری ہماری قومی حمیّت اور حریّت کے لئے سمّ قاتل ہے۔ ہمیں ہر قربانی دے کر اور ہر قسم کا ایثار کر کے اس سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔ اور کاسۂ گدائی کو توڑ کر اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہئے۔ اپنے ذرائع و ذخائر پر تکیہ کرنا چاہئے اور خود کفالتی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اپنی خودداری کی حفاظت کرنی چاہئے۔

اس منزل تک پہنچنے کے لئے میں نے دس نکات (نکاتِ عشرہ) پیش کئے ہیں:

۱۔ صحت و تعلیم ایک ملّت کی سب سے اہم تہذیبی ضرورتیں ہیں۔ صحت کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اور ہر خاص و عام کو علاج کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے قومی ذرائع کو پوری طرح کام میں لایا جائے اور بیرونی ذرائع پر انحصار کم و کمتر کیا جائے۔ تعلیم کے باب میں اب تک جو غلطیاں ہوئی ہیں۔ اور جن کے جو مہلک اثرات و نتائج سامنے آ چکے ہیں، ان سے پورا سبق لیا جائے۔ تعلیم کو بامقصد ہونا چاہئے اور اسے نظریہ پاکستان اور تقاضہ ہائے ملّتِ اسلامیہ پاکستانیہ سے ہم آہنگ ہونا چاہئے۔ تعلیم ایک ملّت کا سب سے اہم اور سنگین مسئلہ ہے۔ اور پاکستان کے برسرِ اقتدار لوگ اسے آج تک حل کر کے پُر مقصد بنانے میں قطعی ناکام ہو چکے ہیں۔ ہم ان پر اب اعتماد نہیں کر سکتے۔ ایک ماہرینِ تعلیم کا بورڈ بنایا جائے جو اعلاء اقدارِ انسانی اور اصولِ اسلامی کی روشنی میں ایک صحت مند نصاب تعلیم مرتب کرے اور اسے نافذ کرے۔ تعلیم کو مرکزی حکومت کے نظام کے تحت ہونا چاہئے۔

۲۔ ہر شعبۂ زندگی میں سادگی اختیار کی جائے۔ زندگی کی حقیقی ضروریات بہت کم ہیں۔ طمطراق اور نمائش کے جذبات کی ہمّت شکنی کی جائے اور سادگی کو اعلا مقام دیا جائے ـــــ کفایت اور بچت کی عادت ڈالی جائے اور اس کوشش کو باہمی تعاون سے کامیاب بنایا جائے۔ ہر موقع اور ہر سطح پر سادگی اور کفایت کو مدِنظر رکھا جائے۔ جب کفایت کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس میں وقت کی کفایت بھی شریک ہے۔ وقت اور قوت کو مفید کاموں میں لگایا جائے۔

۳۔ معاشرے اخلاقی برائیاں، خصوصاً رشوت، کام چوری، فرض شناسی، عشرت پسندی، نمود و نمائش، سہل انگاری وغیرہ ختم کرنے کے لئے خواتین کو تیار کیا جائے۔ خواتین بڑا اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ایک پُر امن، پرسکون، دیانت دار، فرض شناس معاشرے کے فوائد و فیوض کو تمام ذرائع نشاعت و اطلاعات استعمال کر کے قوم کے ذہن نشین کرایا جائے، تاکہ اس معاشرے کو قائم و دائم کرنے کے لئے موجودہ عادتوں کو ترک کرنے اور اچھی عادتیں اختیار کرنے کی ترغیب و تشویق ہو۔

۴۔ ایک قومی لباس کو اپنایا جائے۔ سادگی اور کفایت کو پیش نظر رکھ کر قومی لباس منتخب کیا جائے۔ تاکہ ظاہری اونچ نیچ ختم ہو۔ جہاں تک ممکن ہو سادہ سوتی اور خاکی لباس کو اپنایا جائے۔ قومی لباس کا تعین کرنے کے لئے ایک قومی کمیٹی تشکیل دی جائے، جس میں ہر صوبے اور ہر طبقے کے نمائندے شامل ہوں۔ اور کام کی ابتدا کرنے کے لئے سب سے پہلے پاکستان کے تمام تعلیمی اداروں کے طلبہ و طالبات کے لئے خاکی لباس وضع و اختیار کیا جائے۔ اور رفتہ رفتہ اُسے پورے ملک کا لباس قرار دے دیا جائے۔

۵۔ تعیشات (LUXURIES) کی درآمد قطعاً بند کر دی جائے، جس میں کچھ مدت کے لئے کاروں کو بھی شامل کیا جائے۔ اس کی بجائے چھوٹی بڑی بسیں برآمد کر کے آمد و رفت کو سہل و سستا بنایا جائے۔ اور عوام کو مصیبت اور ضیاعِ وقت سے بچایا جائے۔ نہ صرف یہ بلکہ ایسی اشیاء جن کے لئے ہم غیروں کے دست نگر ہیں اور جن کے بغیر ہم زندہ رہ سکتے ہیں، ان کا استعمال ترک کر دیا جائے۔ یہ اشیاء خواہ درآمد کی جائیں یا غیر ہمارے ہاں بنائیں، مگر ان کا منافع باہر چلا جائے، ہماری معیشت کے لئے تباہ کن ہے، ان کو ترک کر دیا جائے۔ اس کے برعکس ہمیں اپنی ضرورتوں کو کم کرنا چاہئے۔ اور اپنی حقیقی ضرورتوں کے لئے اپنی صنعت و حرفت کو ترقی دینی چاہئے۔

۶۔ الف:۔ محنت کی عزت کی جائے، اور محنتی افراد کی قدر کی جائے، اور اسطرح ملت کے ہر فرد کو محنت پسند بنایا جائے۔ آرام طلبی اور سہولت پسندی ہمارا قومی مزاج نہیں ہو سکتی ہمارا نصب العین ہونا چاہئے۔ "محنت میں راحت و عزت ہے"۔

ب:۔ قوم میں مخلص اور دانش مند اور صاحب فکر و نظر افراد کی کمی نہیں ہے۔ قدردانی کے ذریعے ان کی صلاحیتوں کو اجاگر ہونے اور قوم کے کام آنے کا موقع دیا جائے۔

۷۔ دولت مندوں کے لئے محلات اور حویلیاں بنانا ممنوع قرار دیا جائے۔ ایک درمیانی رقم متعین کر کے اس سے زیادہ مصارف سے مکانات کی تعمیر کو روک دیا جائے۔ اس سے زیادہ صرف کر کے

کوئی مکان بنانا چاہے تو اس شخص سے زیادہ رقم کے مساوی رقم محنت کشوں کے مکانات کے لئے وصول کی جائے اور موجودہ عالی شان مکانات کو درس گاہوں اور بچوں کی تربیت گاہوں میں تبدیل کیا جائے۔ اور ان درسگاہوں اور تربیت گاہوں کے اخراجات کا کفیل ان ہی کو بنایا جائے، جن کے یہ مکانات ہیں

۸۔ ملاوٹ، کم تولنے، بددیانتی کے لئے سخت ترین قانونی سزا کے علاوہ معاشرتی دباؤ کے ذریعے بھی کام لیا جائے۔ ملاوٹ کے مجرموں کو نہ قانون اور حکومت معاف کرے اور نہ عوام اور اس معاملے میں عوام پوری اخلاقی جرأت کا ثبوت دیکر ملاوٹ کرنے والوں، ملاوٹی چیزیں بیچنے والوں اور اس میں معاون سرکاری عملے کے لئے رکاوٹ بنیں۔

۹۔ ذہن کو پراگندہ، اخلاق کو تباہ اور صحت کو خراب کرنے والے تمام ذرائع کا سدباب کیا جائے۔ اس کے برعکس صحیح تربیت، اچھے کردار اور اعلا صحت کے اصولوں کی اشاعت کی جائے۔ غیر ملکی فلموں اور ثقافتی مظاہروں، فیشن شوز اور حسن کے مقابلوں کو بند کرکے اپنی تہذیب و ثقافت کی ترویج کی راہیں ہموار کی جائیں۔ عمل سے دور کرنے والی چیزوں کی بجائے آمادہ عمل کرنے والے ذرائع اختیار کئے جائیں ——

۱۰۔ نوجوانوں کے جوش و خروش کو ایک فال نیک قرار دیا جائے اور اس کو تعمیری رخ دیا جائے۔ اور ان کے سامنے اصلاح و تعمیر ملت کا ایک واضح پروگرام رکھ کر ان کی قوتوں اور توانائیوں کو صحیح راستے پر لایا جائے اور آنے والے وقت کی عظیم ذمے داریوں کو قبول کرنے اور سنبھالنے کے لئے ان کو تیار کیا جائے۔ طلبہ و طالبات کو سیاسی مقاصد کے لئے آلۂ کار بنانے کو جرم قرار دیا جائے۔!

نمک انوری

درد گردہ کے لئے اکسیر۔ پتھر آسانی سے بلا تکلیف خارج کر دیتا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا مصدقہ

قیمت پانچ روپے علاوہ محصولڈاک

انوار بک ڈپو۔ ایمپریس مارکیٹ۔ صدر، کراچی

علمی و دینی مجلہ

ماہنامہ **البلاغ**

زیر سرپرستی: مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب کراچی۔ ادارت: مولانا محمد تقی عثمانی

ہر پرچہ علمی، ادبی اور اصلاحی مضامین کا گنجینہ۔ سالانہ چندہ آٹھ روپے

البلاغ دارالعلوم کراچی ۱۴